قرآن و سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کی پیروی کرنے والوں کے منہج و فہم کے مطابق
المکتبہ السلفیہ
Maktabah Salafiyyah
بازار نمبر 4، سڑک نمبر 39، جی 13/2، اسلام آباد
الاخلاص ٹرسٹ کا منصوبہ - وزٹ کیجیے ikhlaas.org

امیر معاویہ بن ابی سفیان رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا کے فضائل اور آپ کا دفاع

ترجمہ وترتیب: طارق بن علی بروہی

مصدر: مختلف مصادر

پیشکش: maktabahsalafiyyah.org

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

امیر معاویہ بن ابی سفیان رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا کے فضائل سے متعلق احادیث

اس تعلق سے شیخ محمد امین الشنقیطی رَحِمَهُ ٱللَّهُ اپنی کتاب ”الأحاديث النبوية في فضائل معاوية بن أبي سفيان“ میں مندرجہ ذیل احادیث لے کر آئے ہیں:

1- عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے جو کہ اصحاب رسول اللہ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں سے ہیں وہ نبی کریم صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کے تعلق سے فرمایا:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ

اے اللہ انہیں ہادی (ہدایت کرنے والا)، مہدی (ہدایت یافتہ) بنا اور اور ان کے ذریعے سے (لوگوں کو) ہدایت دے۔[1]

2- عرباض بن ساریہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا:

اللَّهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ، وَالْحِسَابَ، وَقِهِ الْعَذَابَ

اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب سکھا، اور انہیں عذاب سے بچا۔[2]

3- صحیح مسلم میں "بَابُ مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ سَبَّهُ، أَوْ دَعَا عَلَيْهِ، وَلَيْسَ هُوَ أَهْلًا لِذَلِكَ كَانَ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا وَرَحْمَةً" (باب اس بارے میں کہ جسے نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کبھی لعنت کی ہو یا برا بھلا کہا ہو یا اس پر بددعاء کردی ہو حالانکہ وہ اس کا مستحق نہ ہو تو وہ اس کے لیے پاکی، اجر اور رحمت کا باعث بن جاتی ہے) کے تحت یہ حدیث بھی ذکر فرمائی ہے کہ ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ نبی رحمت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا، لیکن آپ

---

[1] صحیح ترمذی 3842 پھر شیخ شنقیطی رَحِمَهُ اللَّهُ نے اس کی اسناد تفصیل سے بیان فرمائی اور ایک بدعتی کا اسے ضعیف قرار دینے کی ناکام کوشش کا علمی رد فرمایا۔

[2] مسند احمد 16702، شیخ البانی نے السلسلة الصحيحة 3227 میں شواہد کے اعتبار سے صحیح کہا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھے پکڑ لیا اور پیار سے کمر پر تھپکی ماری اور فرمایا: جاؤ جاکر میرے لیے معاویہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کو بلالاؤ، کہتے ہیں میں گیا اور واپس آکر بتایا کہ وہ تو کھانا کھارہے ہیں، آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھے پھر کہا کہ: جاؤ جاکر میرے لیے معاویہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کو بلالاؤ، کہتے ہیں میں گیا اور واپس آکر بتایا کہ وہ تو کھانا کھارہے ہیں۔ اس پر آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَا أَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ

اللہ تعالی اس کا پیٹ نہ بھرے!

امام نووی رَحِمَهُ اللَّهُ اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

معاویہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ پر یہ جو بظاہر بددعاء لگ رہی ہے کہ جب انہوں نے تاخیر کی تو کہا تیرا پیٹ ہی نہ بھرے۔اس کے دو جواب ہیں ایک تو یہ کہ: یہ محض زبان پر بلاقصد آنے والی بات تھی، دوسری بات یہ کہ: شاید یہ ان کے تاخیر کرنے کی عقوبت ہو۔ اور امام مسلم رَحِمَهُ اللَّهُ نے اس سے یہی سمجھا ہے کہ چونکہ امیر معاویہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اس بددعاء کے مستحق نہیں تھے اسی لیے اسے اس باب میں داخل فرمایا ہے، اور ان کے علاوہ بھی دیگر علماء نے اسے بجائے خود معاویہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے مناقب وفضائل میں سے شمار کیا ہے کیونکہ درحقیقت بعد میں وہ ان کے لیے واقعی دعاء ثابت ہوئی۔

شیخ امین الشنقیطی رَحِمَهُ ٱللَّهُ فرماتے ہیں:

اس حدیث میں معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کے صحابی ہونے کی تاکید ہے اور یہ کہ آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ رسول اللہ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے کاتبین وحی میں سے تھے۔(کیونکہ مسند احمد کی روایت میں ''وَكَانَ كَاتِبَهُ'' کے الفاظ بھی ہیں یعنی ابن عباس رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ رسول اللہ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے کاتبین میں سے تھے)۔ اور اس حدیث سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ ابن عباس رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا (جو کہ اس وقت بچے ہی تھے) نے جاکر معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کو بتایا ہو کہ رسول اللہ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپ کو بلا رہے ہیں، بلکہ حدیث کے ظاہر سے صاف لگتا ہے کہ بس انہوں نے دیکھا کھاتے ہوئے اور لوٹ آئے تاکہ رسول اللہ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو خبر کریں۔ تو پھر اس میں ان کی مذمت کہاں ہے جیسا کہ ان کے خلاف چیخنے چلانے والے سمجھتے ہیں؟! بلکہ اس حدیث میں تو اشارہ ہے اس برکت کی طرف جو عنقریب معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کو رسول اللہ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی دعاء کی قبولیت کی صورت میں ملنے والی تھی۔ کہ اس میں ان کے کثیر مال اور خیرات کی طرف اشارہ ہے۔ ''اللہ تعالی تیرا پیٹ نہ بھرے'' یعنی بے شک اللہ تعالی عنقریب تجھے اتنا پاک اور بابرکت رزق دے کہ وہ تیرے پیٹ بھرنے سے ہمیشہ زیادہ ہوگا خواہ تو کتنا ہی کھاتا رہے۔ اور واقعی آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کی خلافت میں ہر طرف سے انواع واقسام کی پاک روزی امت کی طرف آتی رہی جیسا کہ ابن عساکر رَحِمَهُ ٱللَّهُ نے اپنی تاریخ دمشق میں ذکر فرمایا ہے۔

ساتھ ہی یہ بھی جاننا چاہیے کہ اس حدیث کی سند میں ضعف ہے جس کی تفصیل شیخ الشنقیطی کی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے سند میں ضعف ذکر کرکے فرماتے ہیں: چنانچہ اس کے ذریعے حجت قائم نہیں کی جاسکتی اگرچہ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ ۔۔پھر فرماتے ہیں: بہرحال معاویہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے اس حدیث کے علاوہ بھی بہت سے فضائل ہیں اور جو صحیح ہیں وہ ہمیں ضعیف سے ویسے ہی بے نیاز کر دیتے ہیں۔

اور اس بات کا انکار ممکن ہی نہیں کہ معاویہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کاتبین وحی میں سے تھے۔ اس بات کو امام احمد بن حنبل رَحِمَهُ اللَّهُ نے نہ صرف ثابت فرمایا بلکہ جو اس حقیقت کو نہ مانے اس سے ہجر (بائیکاٹ) کا حکم دیا۔ اسی لیے جب کسی شخص نے امام احمد بن حنبل رَحِمَهُ اللَّهُ سے پوچھا:

آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کہے کہ: میں معاویہ کو نہ کاتب وحی سمجھتا ہوں اور نہ ہی انہیں "خال المؤمنين" (مومنوں کے ماموں) کہتا ہو، کیونکہ انہوں نے غاصبانہ طریقے سے تلوار کے زور پر حکومت حاصل کی تھی؟ امام احمد نے فرمایا:

> یہ برا اور ردی قول ہے، ایسے لوگوں سے بالکل دور رہا جائے، نہ ان کے ساتھ بیٹھا جائے، بلکہ ہم اس قسم کے لوگوں کا معاملہ تمام لوگوں

کے سامنے واضح کرتے ہیں۔[3]

اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ بلاشبہ امام احمد رَحِمَهُ ٱللَّهُ اپنے اقوال اور اعتقادات میں سے کسی کے ساتھ منفرد نہیں ہوتے تھے کہ ان سے پہلے کوئی اس طرف نہ گیا ہو، بلکہ آپ تو یہ فرمایا کرتے تھے کہ:

إياك أن تتكلم في مسألة ليس لك فيها إمام

تمہیں ایسے کسی بھی مسئلے میں بات کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے کہ جس کا قائل تم سے پہلے کوئی امام نہ گزرا ہو۔

4- انس بن مالک رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میرے قریب ہی سو گئے۔ پھر جب آپ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے، میں نے عرض کیا کہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا:

أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ، قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ، فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ: مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا،

[3] السنة للخلال (2|434). إسناده صحيح.

فَقَالَتْ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّأْمَ، فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ

میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو غزوہ کرنے کے لیے اس بہتے دریا پر سوار ہو کر جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں۔ میں نے عرض کیا پھر آپ میرے لیے بھی دعاء کر دیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں سے بنا دے۔ آپ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان کے لیے دعاء فرمائی۔ پھر دوبارہ آپ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سو گئے اور پہلے ہی کی طرح اس مرتبہ بھی کیا (بیدار ہوتے ہوئے مسکرائے) ام حرام رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا نے پہلے ہی کی طرح اس مرتبہ بھی عرض کی اور آپ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے وہی جواب دیا۔ ام حرام رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا نے عرض کیا آپ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دعاء کر دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں سے بنا دے تو آپ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم سب سے پہلے لشکر کے ساتھ ہو گی۔ چنانچہ وہ اپنے شوہر عبادہ بن صامت رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کے ساتھ مسلمانوں کے سب سے پہلے بحری بیڑے میں معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کی سربراہی میں شریک ہوئیں اور غزوہ

سے لوٹتے وقت جب شام کے ساحل پر لشکر اترا تو ام حرام رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا کے قریب ایک سواری لائی گئی تا کہ اس پر سوار ہو جائیں لیکن جانور نے انہیں گرادیا اور اسی میں ان کی وفات ہو گئی۔[4]

شیخ امین الشنقیطی رَحِمَهُ ٱللَّهُ فرماتے ہیں:

امام ابن حجر رَحِمَهُ ٱللَّهُ رسول اللہ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ کے اس خواب پر تعلیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ پر امت کے جہاد کرتے ہوئے لوگ پیش کیے گئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ کا مسکرانا اور ہنسنا ان کے بارے میں خوشی کی بنا پر تھا کہ ان کی اتنی اعلیٰ منزلت ہو گی۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ: عمیر بن اسود عنسی نے بیان کیا کہ وہ عبادہ بن صامت رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کا قیام ساحل حمص پر اپنے ہی ایک مکان میں تھا اور آپ کے ساتھ (آپ کی بیوی) ام حرام رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا بھی تھیں۔ عمیر نے بیان کیا کہ ہم سے ام حرام رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ سے سنا ہے، آپ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تھا کہ:

أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا، قَالَتْ: أُمُّ حَرَامٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا فِيهِمْ، قَالَ: أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

---

[4] صحیح بخاری 2800۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ، فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: لَا

میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو دریائی سفر کر کے جہاد کے لیے جائے گا، اس نے (اپنے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت) واجب کر لی۔ ام حرام رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نے بیان کیا کہ میں نے کہا تھا یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ہاں، تم بھی ان کے ساتھ ہو گی۔ پھر نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا سب سے پہلا لشکر میری امت کا جو قیصر (رومیوں کے بادشاہ) کے شہر (قسطنطنیہ) پر چڑھائی کرے گا ان کی مغفرت ہو گی۔ میں نے کہا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی یا رسول اللہ! آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ نہیں۔[5]

شیخ امین الشنقیطی رَحِمَهُ اللَّهُ فرماتے ہیں:

"أوجبوا" کا معنی ہے وہ ایسا کام کریں گے جس سے ان پر جنت واجب ہو جائے گی[6]۔ امام المہلب بن احمد بن ابی صفرہ الاسدی الاندلسی رَحِمَهُ اللَّهُ م 435ھ اس حدیث پر

---

[5] صحیح بخاری 2924۔

[6] یہ بات حافظ ابن حجر رَحِمَهُ اللَّهُ نے فتح الباری 6 / 121 میں فرمائی۔

تعلیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس حدیث میں امیر معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کی منقبت ہے کیونکہ بلاشبہ آپ ہی نے سب سے پہلے بحری غزوہ فرمایا تھا[7]۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بات مؤرخین کے ہاں متفق علیہ ہے کہ بلاشبہ بحری غزوہ اور جزیرہ قبرص کا فتح ہونا سن 27ھ میں ہوا جس وقت عثمان رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کے دور میں شام پر معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کی امارت تھی[8]۔ اسی طرح سے غزوۂ قسطنطنیہ بھی آپ ہی کے عہد کے درمیان میں ہوئی تھی۔

امام ابن کثیر رَحِمَهُ ٱللَّهُ فرماتے ہیں:

تحقیق یعقوب بن سفیان کے قول کے مطابق یزید وہ پہلا شخص تھا جس نے قسطنطنیہ کے شہر پر سن 49ھ میں لشکر کشی کی، اور خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں کہ سن 50ھ میں کی۔ پھر اس غزوہ ارض روم سے لوٹنے کے بعد لوگوں کے ساتھ حج ادا کیا۔ اور یہ بات حدیث رسول صَلَّىٰ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے کہ آپ صَلَّىٰ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: سب سے پہلا لشکر میری امت کا جو قیصر کے شہر پر چڑھائی کرے گا ان کی مغفرت ہو گی۔ اور یہ وہ دوسرا لشکر تھا جو رسول اللہ صَلَّىٰ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ام حرام رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا کے پاس خواب میں دیکھا تھا، جس پر آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالی سے میرے لیے دعاء فرمائیں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ تو آپ صَلَّىٰ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تھا کہ تم پہلے والے لشکر کے ساتھ ہو گی یعنی معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کی فوج کے ساتھ جب

---

[7] دیکھیں فتح الباری 6/120۔

[8] دیکھیں تاریخ الطبری 4/258 اور تاریخ الاسلام للذھبی عہد خلفاء الراشدین ص 317۔

انہوں نے قبرص کو عثمان بن عفان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے دور خلافت مین سن 27ھ میں فتح فرمایا۔ تو ان کے ساتھ ام حرام رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بھی تھیں اور وہیں قبرص میں ہی آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے وفات پائی۔ پھر دوسرے لشکر کے امیر ان کے بیٹے یزید بن معاویہ تھے اور یزید کے لشکر کو ام حرام رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے نہیں پایا۔ اور یہ دلائل نبوت میں سے عظیم دلیل ہے۔

5- معاویہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ وضوء کرو، جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بھی وضوء فرمالیا تو میری طرف دیکھا اور فرمایا:

يَا مُعَاوِيَةُ، إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللهَ، وَاعْدِلْ

اے معاویہ! اگر تمہیں امارت سونپ دی جائے تو اللہ تعالی سے ڈرنا اور عدل کرنا۔[9]

آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ مجھے یہی گمان رہا کہ مجھے حکومتی ذمہ داری سونپی جائے گی کیونکہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تھا، یہاں تک کہ واقعی مجھے سونپ دی گئی۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

---

[9] مسند ابو یعلیٰ 7380، شیخ البانی نے تخریج مشكاة المصابيح 3642 میں إسناده صحيح کہا ہے۔

ایک مرتبہ ابوہریرہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ بیمار ہوگئے تو ان کے پیچھے معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ نے (ان کی خدمت سنبھالی اور) برتن لیا اور نبی کریم صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پیچھے چلے گئے، ابھی وہ نبی اکرم صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو وضوء کرا رہے تھے کہ آپ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے وضوء کرتے کرتے ایک دو مرتبہ ان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا:

يَا مُعَاوِيَةُ، إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللهَ وَاعْدِلْ

اے معاویہ! اگر تمہیں امارت سونپ دی جائے تو اللہ تعالی سے ڈرنا اور عدل کرنا۔[10]

اس کے بعد بھی معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کے وہی پہلی روایت والے الفاظ ہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رَحِمَهُ ٱللَّهُ فرماتے ہیں:

بلاشبہ معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کے بارے میں تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ نبی کریم صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے انہیں بھی امیر بنایا تھا جیسے دوسروں کو بنایا کرتے تھے، اور انہوں نے آپ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے مل کر جہاد فرمایا، اور آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ رسول اللہ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس امانت دار امین تھے اور آپ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے کاتبین وحی میں سے تھے، نبی کریم صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کبھی بھی وحی کی کتابت کے بارے میں

---

[10] مسند احمد 16486 شیخ امین شنقیطی فرماتے ہیں: هذا إسناد صحيح على شرط الشيخين۔

آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ پر تہمت نہیں لگائی۔ اور عمر بن خطاب رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ نے آپ کو گورنر بھی مقرر فرمایا اور عمر رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ تو لوگوں کے حالات کو سب سے بہتر طور پر جاننے والے تھے، اور اللہ تعالی نے حق بات کو آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کی زبان اور دل پر جاری فرمادیا تھا، لہذا آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ نے بھی ان کی گورنری پر کوئی تہمت نہیں لگائی۔[11]

بعض شبہات کا ازالہ

شیخ امین الشنقیطی رَحِمَهُ ٱللَّهُ مندرجہ ذیل شبہات کے جواب ارشاد فرماتے ہیں:

ایک شبہہ کے قدیم محدثین نے ان احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے؟

1- بعض لوگ اپنی اس غلط فہمی پر امام اسحاق بن راہویہ رَحِمَهُ ٱللَّهُ کا قول پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: معاویہ "رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کی فضیلت پر کوئی بھی چیز نبی کریم صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے صحیح طور پر ثابت نہیں۔

جواب: حالانکہ یہ قول آپ سے ثابت ہی نہیں ہے۔[12]

2- ایک شبہہ یہ بھی عام کیا جاتا ہے کہ امام بخاری رَحِمَهُ ٱللَّهُ کو فضائل معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ

---

11 مجموع الفتاوی 4/288۔

12 تفصیل کے لیے شیخ کی کتاب کا مطالعہ کیجیے۔

پر کوئی چیز نہیں ملی۔

اس کا جواب تو خود حافظ ابن حجر رَحِمَهُ ٱللَّهُ نے دیا کہ:

اگر اس سے مراد یہ ہے کہ امام بخاری رَحِمَهُ ٱللَّهُ کی صحیح بخاری والی شرط کے مطابق کوئی چیز نہیں ملی پھر تو اکثر صحابہ کے بارے میں یہی بات کہی جاسکتی ہے۔[13]

لیکن امام بخاری رَحِمَهُ ٱللَّهُ اپنی صحیح اور تاریخ میں معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کے فضائل پر احادیث لائے ہیں۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ باب کے ترجمے پر یوں لکھا ہے کہ معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کا ذکر یہ نہیں کہ ان کی فضیلت یا مناقب؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے علاوہ بھی امام بخاری رَحِمَهُ ٱللَّهُ نے اسی طرح باب قائم کیے ہیں جیسے ابن عباس رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا کا ذکر وہاں بھی فضیلت یا مناقب کا لفظ نہیں۔ حالانکہ اسی کے تحت رسول اللہ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان لائے ہیں کہ: اے اللہ اسے حکمت کی تعلیم دے! اور کوئی بھی عقل مند شخص اس میں اختلاف نہیں کرسکتا کہ یہ کتنی عظیم فضیلت ہے ابن عباس رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا کی۔ پھر کیسے کوئی اس بات سے یہ مفہوم پکڑ سکتا ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا کے کوئی فضائل نہیں!؟

---

[13] دیکھیں "تطهير الجنان عن التفوه بثلب سيدنا معاوية بن أبي سفيان" ص11۔

3- تیسرا شبہہ یہ کہ امام نسائی رَحِمَهُ ٱللَّهُ نے معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کی فضیلت پر تمام احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے؟

جواب: ہم کہتے ہیں اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو! اور ہم نے اپنے کلام میں امام نسائی رَحِمَهُ ٱللَّهُ کے تشیع کی وضاحت کی تھی اور یقیناً یہ غلطی ہے۔

4- امام حاکم رَحِمَهُ ٱللَّهُ نے اپنی مستدرک میں بھی معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کے فضائل میں سے کوئی روایت نقل نہیں کی حالانکہ آپ حدیث کی تصحیح میں تساہل کرنے کے تعلق سے مشہور ہیں؟

جواب: ہم اس بارے میں بھی کہتے ہیں کہ آپ دلیل لائیں کہ امام حاکم رَحِمَهُ ٱللَّهُ نے فضائل معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ سے متعلق احادیث کو ضعیف کہا ہو۔ پس کیا امام حاکم رَحِمَهُ ٱللَّهُ کا کسی حدیث کو چھوڑ دینا اس کے ضعیف ہونے کی دلیل ہے؟! ہم نے اپنے کلام میں امام حاکم کی بھی تشیع کی وضاحت کی تھی اور یقیناً یہ غلطی ہے۔ پس انہوں نے حدیث کو ضعیف تو نہیں کہا مگر اپنے تشیع کے سبب ان کا دل برداشت نہیں کر پایا، لہذا انہوں نے معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ پر سکوت اختیار کرنے کو ترجیح دی۔ لیکن انہوں نے آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ سے حدیث بھی روایت کی اور شیخین کی شرط پر اسے صحیح بھی کہا اور ان سے راضی بھی ہوئے۔

5- اسی طرح سے امام عبد اللہ سے روایت کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے والد امام احمد بن

حنبل رَحِمَهُمَا ٱللَّهُ سے علی و معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ دراصل علی رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کے دشمن بہت تھے اس لیے ان کی ضد میں انہوں نے معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کے بارے میں فضائل گڑھ لیے۔(کلام کا مفہوم)؟

جواب: یہ بے سند سا قصہ ہے اور امام ابن الجوزی رَحِمَهُ ٱللَّهُ نے جو یہ روایت کیا بھی ہے تو ان کے بہت سے اوہام ہیں اور وہ موضوع حدیث تک سے حجت پکڑتے ہیں۔ اور اوپر سے یہی بات علی رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کے لیے بھی کہی جاتی ہے کہ ان کے فضائل ضد میں بڑھا چڑھا کر گڑھ لیے گئے اور معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کی مذمت میں بھی اور واقعی ایسا ہوا بھی ہے۔

حالانکہ امام اہل سنت والجماعت احمد بن حنبل رَحِمَهُ ٱللَّهُ کا عقیدہ بالکل واضح ہے کہ وہ معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ سے راضی ہیں اور جو ان کی مذمت کرتا ہے اس پر انکار فرماتے ہیں[14]۔ جب ان سے علی و معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا کے متعلق پوچھا گیا تو دونوں کے متعلق اچھی بات فرمائی۔ اور جب اس حدیث رسول صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے متعلق پوچھا گیا کہ: بروز قیامت تمام نسب اور سسرالی رشتے ختم ہو جائیں گے سوائے میرے نسب اور سسرالی رشتے کے۔ تو آپ رَحِمَهُ ٱللَّهُ نے فرمایا: اس سے مراد معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ ہیں۔[15]

پھر آگے چل کر شیخ الشنقیطی رَحِمَهُ ٱللَّهُ فرماتے ہیں:

---

14 دیکھیں کتاب السنۃ للخلال 2/460۔

15 دیکھیں کتاب السنۃ للخلال 2/432۔

سلف صالحین سے ان فضائل کے ثابت ہونے کے سبب سے اور ان کی ایسے لوگوں کی سخت تردید کرنے کی وجہ سے جو معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ اور دیگر صحابہ کرام رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ کے بارے میں غلط باتیں کرتے ہیں، انہوں نے ایسی حرکت کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔

امام عبداللہ بن مبارک رَحِمَهُ ٱللَّهُ فرماتے ہیں:

معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ ہمارے نزدیک ایک امتحان ہیں، جسے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کی طرف کم تری اور حقارت سے دیکھتا ہے تو ہم اس پر تمام صحابہ کے تعلق سے تہمت لگادیتے ہیں۔[16]

امام الربیع بن نافع الحلبی رَحِمَهُ ٱللَّهُ م 241ھ فرماتے ہیں:

معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ اصحاب محمد رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ" کے لیے ایک پردہ ہیں، جو شخص اس پردے کو چاک کردیتا ہے تو پھر ان کے بعد والوں پر بھی بات کرنے کی اسے جرأت ہوجاتی ہے۔[17]

اور واقعی انہوں نے یہ سچ ہی فرمایا ہے کیونکہ بلاشبہ کوئی بھی شخص جو معاویہ

---

[16] البداية و النهاية لابن كثير (8|139)۔

[17] البداية و النهاية (8|139)۔

رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ پر طعن کرنے کی جرأت کرتا ہے تو یہی دیکھا گیا ہے کہ وہ پھر دیگر صحابہ کرام رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُمۡ کے خلاف بھی اسی طرح کی جرأت کر گزرتا ہے۔ اس بارے میں زیدی فرقے کے احوال ہی دیکھ لیں کہ انہوں نے پہلے معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ پر طعن کیا پھر وہاں سے عثمان رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ تک پہنچ گئے، اور بالآخر ابو بکر و عمر رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُمَا پر بھی کلام شروع کر دیا حتیٰ کہ بعض زیدی لوگ ان کی کھلم کھلا تکفیر تک کرنے لگے۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ جب وہ معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ کے خلاف بات کرنے کی جرأت کر ہی لیتے ہیں تو پھر صحابہ کرام رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُمۡ کی ہیبت ان کے دل سے نکل جاتی ہے اور اس لیے بھی کہ جس بھی علت اور وجہ کے سبب وہ معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ کے خلاف بات کریں گے وہی علت اور بات دوسرے صحابہ کرام رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُمۡ پر بھی لازم آئے گی۔

دیکھیں اگر جو معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ کو سب وشتم کرتا ہے اور ان کی شان میں تنقیص کرتا ہے اس سے کہا جائے کہ تمہیں کس چیز نے ابھارا کہ تم ان کے خلاف بات کرو؟ تو وہ کہے گا کیونکہ وہ علی رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ کے خلاف لڑے۔ تو اس سے کہا جائے گا پھر تو تم پر یہ بھی لازم ہے کہ تم الزبیر، طلحہ اور ام المؤمنین عائشہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُمۡ اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ کو بھی سب وشتم کرو کیونکہ ان سب نے بھی تو علی رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ کے خلاف لڑا تھا۔ اگر وہ کہے کہ: لیکن ان لوگوں نے تو عثمان رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ کے قتل کا بدلہ لینے کے بارے میں اجتہاد کیا تھا۔ تو ان سے کہا جائے گا: یہی بات تو معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ اور ان کے ساتھیوں نے بھی کی تھی۔ پھر اگر وہ کہے کہ لیکن الزبیر، طلحہ اور عائشہ اور ان جیسے

دوسرے صحابہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کی نیک کاموں میں ایسی سبقت ہے جو ان کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ: اسی طرح معاویہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی بھی نیک کاموں میں وہ سبقت ہے جو ان کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔ انہوں نے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی صحبت اختیار فرمائی، ان کے صحابی ہونے اور دینی فقہ وعلم ہونے کی گواہی خود ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا نے بھی دی جیسا کہ صحیح بخاری بَاب ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ میں ہے، حالانکہ وہ اس لڑائی کے وقت مخالف فوج میں تھے۔ اور معاویہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ حنین، طائف اور تبوک کے معرکوں میں تھے۔ وحی لکھا کرتے تھے۔ خود نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے آپ کے لیے دعاء فرمائی جیسا کہ صحیح ابن خزیمہ، ابن حبان اور تاریخ البخاری میں ہے۔ پہلے بحری بیڑے کے ساتھ جہاد والی حدیث بھی گزری۔ عمر اور عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا نے آپ کو شام کا گورنر بھی بنایا تھا۔ اور خود حسن بن علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا نے راضی ہو کر اپنی خلافت سے معزول ہو کر انہیں سونپی تھی۔ اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پہلے ہی ان کے اس اچھے کام کی تعریف فرمادی تھی اپنے اس قول کے ذریعے کہ: میرا یہ بیٹا (حسن رضی اللہ عنہ) سردار ہے اور شاید کہ اللہ تعالی اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلاح کروادے گا، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔ اگر معاویہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عادل نہیں تھے تو یہ بات خود حسن رَضِيَ اللهُ عَنْهُ پر قدح وتنقید ہے کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے خلافت ایک غیر عادل کو دے دی!! اور ان کے دور خلافت میں بہت سے علاقے فتح ہوئے۔ بیس سال تک خلافت پر متمکن رہے اور ان کی حکومت رحمت وعدل پر مبنی تھی۔

پھر شیخ الشنقیطی رَحِمَهُ ٱللَّهُ نے بہت سے آئمہ ومؤرخین کا کلام نقل کرکے ثابت کیا کہ ان باتوں پر سب کا اتفاق تھا۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ: بعض صحابہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے کچھ آپ کے خلاف کلام کیا ہے؟

تو اسے جواب دیا جائے گا کہ: اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ آپ پھر بہت سارے صحابہ کرام رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ کے خلاف بھی باتیں کریں کیونکہ ان کے بارے میں بھی ایسی بات ثابت ہے مثلاً عمار نے عثمان کے بارے میں کلام کیا، العباس نے علی کے بارے میں کلام کیا، سعد بن عبادہ نے عمر بن خطاب کے بارے میں کلام کیا، عمر نے حاطب کے بارے میں، اسید بن حضیر نے سعد بن عبادہ کے بارے میں کلام کیا۔ حالانکہ یہ سب سابقین اولین میں سے ہیں رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ۔ اگر ان میں سے کسی کا کسی پر کلام کرنا اس بات کا جواز فراہم کرتا ہے کہ دوسروں کو بھی ان پر کلام کرنے کی اجازت ہے تو پھر کوئی بھی نہیں بچے گا اور سب صحابہ کرام رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ پر کلام کرنے کی اجازت ہوگی جیسا کہ روافض (اللہ انہیں برباد کرے) کا دین ہے۔

پھر اگر یہ کہا جائے کہ: لیکن معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کی بعض غلطیاں تو بہر حال ثابت ہیں؟

تو اس کا یہ جواب دیا جائے گا غلطیاں تو اور بھی صحابہ کرام رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کی ثابت ہیں، پس اگر غلطی ہو جانا اس بات کا جواز فراہم کرتا ہے کہ انہیں سب وشتم کرو برا بھلا

کہو تو پھر جن جن سے غلطی ہوئی سب کو ہی ایسا کہو۔ اگر وہ اس پر کہیں گے: لیکن ان کی غلطیاں تو معاف ہیں اسلام کی جانب سبقت کرنے، ان کی فضیلت ہونے اور جہاد وغیرہ کی وجہ سے، تو ہم بھی یہی جواب دیں گے کہ معاویہ رَضِيَ ٱللَّٰهُ عَنۡهُ کی بھی اسلام کی جانب سبقت کرنے، فضیلت اور جہاد کی وجہ سے یہ معاف ہیں۔

چنانچہ یہی ہوتا ہے یعنی جو کوئی بھی معاویہ رَضِيَ ٱللَّٰهُ عَنۡهُ پر کلام کرتا ہے تو دوسرے صحابہ کرام رَضِيَ ٱللَّٰهُ عَنۡهُمۡ کے خلاف کلام کرنا بھی اس کے نزدیک ہلکا ہوتا جاتا ہے، پھر وہ یکے بعد دیگرے ان پر کلام کر کر کے اپنا باطل مذہب ظاہر کرنے لگتا ہے۔

چنانچہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جیسا کہ سلف رَحِمَهُمُ ٱللَّٰهُ کا قول ہے کہ بلاشبہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ معاویہ رَضِيَ ٱللَّٰهُ عَنۡهُ کا ذکر کرے سوائے محاسن وفضائل کے اور جو ان کی غلطیاں ہیں بھی تو اس سے اپنی زبان کو روکے۔ اس کی تائید اس حدیث رسول صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ سے بھی ہوتی ہے جو کہ الترمذی، ابو داود میں ہے اور ابن حبان وحاکم نے اسے صحیح کہا ہے کہ ابن عمر رَضِيَ ٱللَّٰهُ عَنۡهُمَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ

اپنے فوت شدگان کی خوبیاں بیان کیا کرو، اور ان کی برائیوں کے ذکر

کرنے سے اپنی زبان کو روکے رکھو۔[18]

اپنی کتاب کے آخر میں شیخ الشنقیطی رَحِمَهُ ٱللَّهُ فرماتے ہیں:

ہم نے اپنے اس رسالے میں صرف مرفوع احادیث پر اکتفاء کیا ہے اگر ہم موقوف احادیث اور صحابہ، تابعین وآئمہ اسلام کے آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کے بارے میں اقوال نقل کرتے تو ایک کامل کتاب لکھنے پر مجبور ہو جاتے۔ مثال کے طور پر اس باب میں یہ باتیں ثابت ہیں:

حسن کا اس پر لعنت کرنا جو معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا پر لعنت کرے۔

علی کی معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا اور ان کی امارت کا تعریف کرنا۔

ابن عباس وابو الدرداء رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا کا آپ کے فقیہ ہونے کی گواہی دینا۔

ابن عمر انہیں قیادت میں عمر رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا سے بھی بہتر کہتے تھے، اگرچہ عمر رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ ان سے افضل تھے۔

امام عمر بن عبد العزیز رَحِمَهُ ٱللَّهُ نے اس شخص کو کوڑے لگائے جو معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کے خلاف کلام کرتا تھا۔

---

[18] ضعیف ابی داود 4900۔

امام الاعمش رَحِمَهُ ٱللَّهُ نے معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کو عدل میں امام عمر بن عبد العزیز رَحِمَهُ ٱللَّهُ سے افضل قرار دیا۔ اسی کی مانند کلام امام ابن المبارک رَحِمَهُ ٱللَّهُ سے بھی ثابت ہے۔

ابن عباس نے اخلاق میں انہیں ابن الزبیر رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا سے بہتر قرار دیا۔

امام قتادہ رَحِمَهُ ٱللَّهُ فرماتے ہیں آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ تو مہدی تھے۔

امام الزہری رَحِمَهُ ٱللَّهُ نے فرمایا کہ معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ نے کئی برس اپنی خلافت میں عمر بن الخطاب رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کی سیرت ہی پر عمل کیا۔

بلکہ خود عمر بن خطاب رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ نے کئی مواقع پر آپ کی تعریف فرمائی۔

امام احمد بن حنبل رَحِمَهُ ٱللَّهُ نے ایک شخص کو اپنے ماموں سے قطع رحمی کا حکم دیا صرف اس لیے کیونکہ وہ معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ کی شان میں تنقیص کرتا تھا۔

آخر میں شیخ الشنقیطی رَحِمَهُ ٱللَّهُ فرماتے ہیں: جسے خود رسول اللہ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہی باز نہ رکھے تو جتنے بھی اقوال پیش کیے جاؤ اسے کوئی چیز باز نہیں رکھ سکتی!

شیخ عبید بن عبد اللہ الجابری رَحِمَهُ ٱللَّهُ سے سوال ہوا کہ:

بارک اللہ فیکم، ایک شخص (احمد الکبیسی العراقی اپنی کتاب الوحی میں) معاویہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ پر طعن کرتا ہے اور کہتا ہے میں ان سے بغض کرنے کے ذریعے اللہ کا تقرب

حاصل کرتا ہوں، اور کہتا ہے جب ہم صحابہ کرام رَضِيَٱللَّهُعَنۡهُمۡ کا ذکر کررہے ہوتے ہیں تو اس سے ہماری مراد ابو بکر وعمر رَضِيَٱللَّهُعَنۡهُمَا ہوتے ہیں نا کہ معاویہ رَضِيَٱللَّهُعَنۡهُ جیسے۔۔۔!

شیخ عبید الجابری رَحِمَهُٱللَّهُ نے سائل کی بات کو درمیان میں ہی قطع کرتے ہوئے فرمایا:

۔۔۔اور میں اس سے بغض اور لعنت کرکے اللہ کا تقرب حاصل کرتا ہوں! معاویہ تو ''خال المؤمنين'' ہیں، اور ہم تمام مومنین اس شخص سے برأت وبیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ معاویہ رَضِيَٱللَّهُعَنۡهُ تو دنیا کے تمام بادشاہوں میں سے بہتر تھے۔ پس اسلام میں سب سے پہلے بادشاہ یہ مبارک، بہترین وافضل صحابی معاویہ ابن ابی سفیان تھے اللہ تعالی ان سے اور ان کے والد اور والدہ سے راضی ہو، اگرچہ اس قسم کے لوگوں کی ناک خاک آلود ہوتی رہے۔۔۔

(ویب سائٹ سحاب السلفیہ سے آڈیو ریکارڈنگ،الورقات - المدينة النبوية)

روافض کے علاوہ سنی کہلانے والی بھی بہت سی گمراہ شخصیات نے آپ پر طعن وتشنیع کی ہے جیسے ابو الاعلی مودودی، سید قطب، اسحاق جہال والا، انجینئر محمد علی مرزا اور اس قبیل کے لوگ، تفصیل کے لیے دیکھیں مودودی کی کتاب ''خلافت وملوکیت'' کے علمی ردود ، شیخ ربیع المدخلی حَفِظَهُ‌اللهُ کی کتاب ''مطاعن سید قطب فی الصحابۃ'' اور شیخ عبدالمحسن العباد حَفِظَهُ‌اللهُ کی کتاب ''من أقوال المنصفين في الصحابي الخليفة معاوية رضي الله عنه''۔